تاریخِ جاپان

قسط نمبر ۹

معاہدہ سان فرانسیسکو

جب جاپان کو جنگ عظیم دوئم میں شکست ہوئی تو امریکہ نے جاپان کے تمام انتظامی امور اپنے ہاتھ میں لیکر ، امریکی افواج نے شاہی جاپانی فوج اور بحریہ کے اڈوں پر قبضہ کرلیا - جاپانی مسلح افواج کی ہر طرح کی سرگرمیاں مکمل طور پر ختم کر دی گئیں - امریکی فوج بشمول اتحادی افواج کا منصوبہ تھا کہ جاپان کو فوج سے قطعی طور پر صاف کر دیا جائے اور ایک ایسا آئین مرتب کیا جائے جس میں فوج رکھنے کی کوئی شِق نہ ہو -

جب سنہ 1950 میں جنگِ کوریا شروع ہوئی تو جاپان میں اتحادی افواج کے کمانڈر ڈگلس میک آرتھر نے جاپانی حکومت کو پیرا ملٹری ریزرو پولیس رکھنے کی اجازت دی ، جو بعد میں جاپان کی سیلف ڈیفینس فورس کے نام سے پہچانی جانے لگی - جب معاہدہ سان فرانسیسکو ہوا تو جاپان کی خود مختاری بحال کردی گئی اور اُسے ایک آزاد ریاست کے طور پر تسلیم کر لیا گیا -

معاہدہ سان فرانسیسکو ، امن معاہدے کے نام سے بھی پہچانا جاتا ہے - جاپان نے اتحادی ممالک کے ساتھ اِس معاہدے پر 8 ستمبر1951 کو دستخط کیے جس سے جاپان اور اتحادی ممالک کے درمیان جنگ کے خاتمے کا باضابطہ طور پر اعلان کیا گیا - اِس معاہدے کے تحت جاپان نے اتحادی ممالک کے عام شہریوں اور سابق جنگی قیدیوں کو معاوضہ دینے پر رضامندی ظاہر کی - اِس کانفرنس میں امریکہ، جاپان، برطانیہ، فرانس، انڈونیشیا، آسٹریلیا اور پاکستان سمیت 52 ممالک نے شرکت کی - برما ، بھارت اور یوگوسلاویہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا تاہم اُنہوں نے شرکت نہیں کی - عوامی جمہوریہ چین اور تائیوان نے بھی خانہ جنگی

کی وجہ سے حصہ نہیں لیا - سوویت یونین نے اِس معاہدے پر سخت تنقید کی اور کہا کہ امریکہ اور برطانیہ نے جو امن مسودۂ تیار کیا ہے اُس میں روس کے مفادات کا خیال نہیں رکھا گیا اور نہ ہی مشورہ کیا گیا - سوویت یونین کے نائب وزیرِ خارجہ آندرے گرومیکو اور اُن کے وفد نے کئی بار کاروائی روکنے کی کوشش کی اور جس روز معاہدہ دستخط ہورہا تھا اُس روز گرومیکو نے اعتراضات بھرا ایک تفصیلی بیان جاری کیا - سوویت یونین کو یہ اعتراض بھی تھا کہ اِس معاہدے کے بعد جاپان، امریکہ کا فوجی اڈہ بن جائے گا جس سے سوویت یونین کی سلامتی کو براہِ راست خطرہ ہے -

معاہدے کے مطابق، بونین اور ریوکیو کے جزائر جن میں اوکیناوا،اَمامی، میاکو اور یائی یاما کے جزیرے بھی شامل تھے ، امریکہ کے تسلط میں دے دئیے گئے - جاپانی حکومت، کمپنیوں، تنظیموںاور عام شہریوں کے تمام اثاثوں کو ضبط کر لیا گیا - ایک اندازے کے مطابق، جاپان کے کوریا میں اثاثوں کی مالیت 46 کروڑ 80 لاکھ امریکی ڈالر سے زیادہ تھی - تائیوان میں 2 ارب 84 کروڑ61 لاکھ ڈالر، شمال مشرقی چین میں 9 ارب 76 کروڑ88 لاکھ، شمالی چین میں 3 ارب 69 کروڑ 58 لاکھ، وسطی جنوبی چین میں 2 ارب 44 کروڑ 79 لاکھ ڈالر جبکہ دیگر علاقوں میں ایک ارب 86 کروڑ 76 لاکھ ڈالر تھی -

جاپان کو اثاثوں کی ضبطی سمیت پابند کیا گیا کہ وہ برما کو 20 کروڑ ڈالر، فلپائن کو 55 کروڑ ، انڈونیشیا کو 22 کروڑ 30 لاکھ 80 ہزار اور ویت نام کو 3 کروڑ 80 لاکھ ڈالر کا معاوضہ ادا کرے -

اِس معاہدے کی شِق نمبر5 کے تحت ، جاپان نے اپنے آپ کو پابند کرلیا کہ وہ اپنے بین الاقوامی تنازعات کو پرامن طریقوں سے حل کرے گا - کسی ملک کی خودمختاری یا سیاسی آزادی کے خلاف دھمکی یا طاقت کے استعمال سے گریز کرے گا - اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق کی جانے والی کاروائیوں میں معاونت کرے گا -

جنگِ کوریا اور جاپان

جب امریکہ نے جاپان پر قبضہ کرلیا تو جنگ عظیم دوئم کے اختتام پر اتحادیوں نے کوریا سے پوچھے بغیراُس کی سرزمین کو یک طرفہ طور پر امریکہ اور سوویت یونین کے مابین 38th Parallel پرتقسیم کرنے کا فیصلہ کیا - چونکہ مشرق و مغرب اور سوشلسٹوں اور سرمایہ داروں کے مابین سرد جنگ شروع ہوچکی تھی اِسلئے نہ صرف یورپ اور افریقہ بلکہ ایشیاء کے کئی حصوں پر ایک اور عالمی جنگ چھڑنے کے آثار خاصے گہرے ہوتے جارہے تھے - بلکہ خدشہ تھا کہ اب ایک ایٹمی جنگ ہونے والی ہے کیونکہ سنہ 1949 کے اواخر میں سوویت یونین ایٹمی صلاحیت کا تجربہ کرچکا تھا - جزیرہ نماء کوریا پرجنگ کے بادل تیزی کے ساتھ چھا گئے تھے - جنوبی کوریا ، امریکہ کے زیرِ عتاب تھا جبکہ شمالی کوریا، سوویت یونین اور چین کے زیرِ اثر تھا - کوریا کے اِن دونوں حصوں نے اپنی قانونی حثیت کا دعویٰ کیا -

گو کہ جاپان نے کوریا پر سنہ 1910 میں قبضہ کرلیا تھا لیکن اِس سے کافی عرصہ پہلے وہ جاپان کے اثر و رسوخ کے تحت رہا - کوریائی لوگوں نے جاپانی قبضے کے خلاف خاصی طویل جدوجہد کی - جاپان کے خلاف لڑنے والے گوریلا گروپ کے ایک رہنماء Kim Il-sung تھے جنہیں سوویت یونین سے تربیت اور مالی اور فوجی اعانت ملتی تھی -

جب جاپان ایٹمی حملے کے بعد شکست کھانے لگا تھا تو اُسی دوران سوویت افواج نے شمالی کوریا کی جانب سے حملہ کیا اور اُس کی فوجیں بڑھتے بڑھتے 38th Parallel لائن تک پہنچ گئیں جہاں پر جزیرہ نماء کوریا کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا - گوریلا لیڈر Kim Il-sung شمالی کوریا کے رہنماء بنے اور اُنہوں نے مُلک کو سوشلسٹ بُنیادوں پر استوار کرنا شروع کردیا - اُنہیں سوویت یونین سے بدستور امداد ملتی رہی، لیکن جنوبی کوریا کو امریکہ کی جانب سے کوئی خاص مدد نہیں مل رہی تھی - جاپان سے سنہ 1949 کے اوائل میں آزادی ملنے کے بعد Kim Il-sung نے سوویت یونین کے رہنماء جوزف سٹالن سے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ جنوبی کوریا پر چڑھائی کرکے اُس پر قبضہ کرلیا جائے -

جون 1950 میں شمالی کوریائی حکومت نے دونوں کوریاؤں کے ادغام کیلئے تجاویز دیں لیکن جنوبی کوریا نے مسترد کردیں - پانچ روز بعد ایک اور تجویز پیش کی گئی لیکن وہ بھی نا مناسب قرار دیکر مسترد کردی گئی اور اِسی اثناء شمالی کوریا کی فوجوں نے خطِ تقسیم کے مختلف محاذوں سے حملہ کردیا اور مختصر وقت میں اُن کی پیش قدمی جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیئول تک جا پہنچی - اُن کا ارادہ تھا کہ پُسان کی بندرگاہ پر قبضہ کرکے بیرونی کُمک کا راستہ روک دیا جائے -27 جون 1950 کو سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے شمالی کوریا کی جارحیت کی مزمت کرتے ہوئے اُس کے خلاف فوجی کاروائی کا حکم دیا - سوویت یونین اور چین نے مخالفت کی - اقوام متحدہ کی زیرِ قیادت فوجوں نے بھرپور تیاری کے ساتھ جوابی کاروائی شروع کی - امریکہ اور اقوام متحدہ کی افواج کی خوش قِسمتی تھی کہ جاپان اگلے محاذ کیلئے بہترین اڈے کے طور پر موجود تھا - جاپان کی بندرگاہیں، ہوائی اڈے اور دیگر تنصیبات کے ساتھ ساتھ ایک تعلیم یافتہ اور جفاکش جاپانی قوم سے بھی استفادہ کیا جاسکا - امریکی بحریہ کیلئے مغربی جاپان کے علاقے کیوشو میں بندرگاہِ Sasebo کافی مدد گار ثابت ہوئی کیونکہ یہ علاقہ کوریا کے جنوب سے تقریباً 165 سمندری میل کے فاصلے پر تھا - اِسی طرح ٹوکیو کے نزدیک Yokosukaکا علاقہ جنگی سازو سامان کی صفائی اور مرمت کیلئے بہترین اڈہ تھا ، حالانکہ یہ جنگی محاذ سے 700 سمندری میل کے فاصلے پر تھا -

15 ستمبر 1950 کو امریکی جنرل میک آرتھر نے 40 ہزار امریکی اور برطانوی افواج کی بھرپور قوت کے ساتھ شمالی کوریائی فوجوں پر پیچھے سے حملہ کیا اور شمالی کوریائی فوجوں کو مارتے دھکیلتے چین کے دریائے Yalu تک پہنچا دیا - جنرل میک آرتھر کا اندازہ تھا کہ چین مداخلت نہیں کرے گا مگر یہ سب غلط ثابت ہوا اور چین نے تقریباً 3 لاکھ فوج سے حملہ کیا اور سال کے اختتام تک اقوام متحدہ کی فوجوں کو مارتے ہوئے واپس 38th Parallel تک پہنچا دیا - اِس کے بعد جنوری 1951 میں چینی اور کوریائی فوجوں نے موسمِ سرما کا بڑا

حملہ کرکے سیئول تک چڑھائی کی - امریکی زیرقیادت اقوام متحدہ کی فوجوں کے حوصلے بڑی حد تک پست ہوچکے تھے اور یہاں تک کہ مقابلہ کرنے کیلئے ایٹمی حملے پر سوچا جانے لگا - کئی محاذوں پر لڑائی کے ساتھ ساتھ جنگ بندی کے مذاکرات بھی ہوتے رہے - سرد جنگ کی پہلی پراکسی جنگ 1950 سے 1953 تک لڑی گئی اور بالاخر 27 جولائی 1953 کو جنگ بندی کا معاہدہ دستخط ہوا -

جنگِ کوریا سے جاپان کو اقتصادی طور پر بڑے فوائد حاصل ہوئے - چونکہ اقوام متحدہ کی افواج نے زیادہ تر جنگی کاروائیوں کیلئے جاپان کی سرزمین استعمال کی لہذا یہاں کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی پیداوار میں بھر پور اضافہ ہوا کیونکہ ضروریات یہیں سے خرید کر پوری کی جاتی تھیں - روزگار میں تیزی سے اضافہ ہوا اور بڑے پیمانے پر تعمیراتی کام ہوا - اُس وقت جاپان، امریکہ کی فوجی دفاعی چھتری تلے رہ رہا تھا ، اِسلئے اُسے دفاع پر نہ ہونے کے برابر خرچ کرنا پڑا اور تمام فنڈز معاشی ترقی، سرمایہ کاری، صنعتوں کے قیام اور بہتر معاشرتی زندگی پر خرچ ہونے لگے -

چونکہ جاپان کو خطے کی ایک اہم قوت کے طور نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تھا اِسلئے معاہدہ سان فرانسیسکو کے ذریعے اُس کے بین الاقوامی وقار کو بحال کیا گیا اوربعد میں اِسی معاہدے پر نظرثانی کرکے باہمی تعاون اور سلامتی کا ایک نیا معاہدہ دستخط کیا گیا -

جاپان امریکہ باہمی تعاون اور سلامتی کا معاہدہ

جنگ کوریا اور سوویت یونین اور چین کی فوجی طاقت نے امریکہ کو مجبور کردیا تھا کہ وہ اپنے دشمن مُلک جاپان کے ساتھ باہمی تعاون اور سلامتی کی بنیاد اپنے روابط کو مزید مضبوط کردے - چونکہ جاپان کی کوریا سمیت چین اور روس کے ساتھ ماضی کے ادوار کئی تلخیوں سے بھرے پڑے تھے لہذا یہ پیش رفت دونوں ممالک کے مفاد میں تھی -

جاپان اور امریکہ نے سنہ 1951 کے سلامتی کے معاہدے پر نظر ثانی کرنے اور ایک نیا معاہدہ

دستخط کرنے کیلئے سنہ 1959 میں مذاکرات کا آغاز کیا اور بالاخر 19 جنوری 1960 کو دونوں مُلکوں نے واشنگٹن ڈی سی میں باہمی تعاون اور سلامتی کے معاہدے پر دستخط کیے - لیکن توقعات سے کہیں زیادہ خراب صورت حال اُس وقت سامنے آئی جب یہ معاہدہ منظوری کیلئے 5 فروی کو جاپانی پارلیمان میں پیش کیا گیا - حزب اختلاف نے اِس معاہدے کی بھرپور مخالفت کی اور ایوان نمائندگان میں تند و تیز بحث ہوئی - جاپان سوشلسٹ پارٹی نے اُس وقت کی حکمران جماعت لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے قانون سازوں کو ایوانِ زریں میں داخل ہونے سے روکنے کی کوشش کی - بڑی تعداد میں پولیس فورس بُلوائی گئی - طالب علموں اور مزدور انجمنوں نے مُلک بھر میں وسیع پیمانے پر مظاہرے شروع کیے - صورت حال یہاں تک ابتر ہوئی کہ امریکی صدر Dwight D. Eisenhower کا طے شُدہ وقت کے مطابق دورہ نہ ہوسکا - یہ جنگ عظیم دوئم کے بعد جاپان کا سب سے بڑا اندرونی سیاسی انتشار سمجھا جاتا ہے - اِسی معاہدے کی وجہ سے جاپان کے وزیرِاعظم کیشی نوبوسوکی کو بھی مستعفی ہونا پڑا - سولہ جون کو معاہدہ منظور ہوا، جس کے مطابق اگر جاپانی انتظامیہ کے ماتحت کسی علاقے پر مسلح حملہ ہوا تو دونوں ممالک ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند ہونگے - اُس وقت سے جاپان کو صرف دفاعی فوج رکھنے کی اجازت ہے اِسلئے وہ امریکی سرزمین پر امریکہ کی مدد کا اختیار نہیں رکھتا - جاپان میں موجود امریکی فوج اگر کسی قِسم کی فوجی نقل و حمل کرے گی تو وہ جاپانی حکومت کو پہلے سے اطلاع دے گی - اِس کے علاوہ بین الاقوامی تعاون اور باہمی اقتصادی تعاون کو فروغ دینے پر بھی اتفاق کیا گیا - یہ معاہدہ دس سال کیلئے دستخط کیا گیا -

(جاری)